

آج کا خطبہ

رمضان میں ہم نے رب کی پسند کی زندگی گزاری ہے
تو اب اس کے خلاف زندگی نہ گذاریں

(مولانا) محمد یوسف خان
استاذ التفسیر والحديث جامعہ اشرفیہ لاہور

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ (صحیح البخاری: 5861، صحیح مسلم: 782) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! وہی اعمال اختیار کرو جن کی تمہیں طاقت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمہارے اعمال سے) اس وقت تک نہیں تھکتا جب تک تم خود (نیکوں سے) نہ تھک جاؤ۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

رمضان میں ہر وقت ہمارے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا استحضار رہا، حرام کھانے سے رکے رہے، نمازوں کی پابندی کی، قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے، جھوٹ غیبت سے بچتے رہے، صدقات کئے، لوگوں کو روزے افطار کروائے، غریبوں میں راشن تقسیم کئے، اب ہمیں چاہئے کہ ہم رمضان کے بعد اللہ کی پسند کی اس زندگی کو جاری رکھیں اور اس کے خلاف زندگی نہ گزاریں۔

حرام سے بچنے کیلئے اسی قوت ارادی اور قوت ایمانی کو استعمال کریں جس قوت ارادی و ایمانی کے ذریعہ رمضان میں حلال کھانے اور پینے سے رکے رہے۔

رمضان میں اللہ جل شانہ انسان کو جو قوت ارادی اور قوت ایمانی عطا کرتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سے ایسے نوجوان جو زندگی میں کبھی بھی گناہ نہیں چھوڑتے وہ بھی بند کمروں کے اندر روزے سے رہے اور انہوں نے کچھ کھایا یا پیا نہیں، اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں کھاتے تو جواب ہوتا ہے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے نیت کی ہوئی ہے میں صبح سے شام تک نہ کھاؤں گانہ پیوؤں گا،

یہی وہ تربیت ہے جو اللہ جل شانہ رمضان میں ہماری کرنا چاہتے ہیں گویا اللہ جل شانہ فرما رہے ہیں کہ اے بندے دیکھ تو قوت ارادی اور قوت ایمانی استعمال کرنے سے حلال کھانے سے رک سکتا ہے تو اس قوت ارادی اور قوت ایمانی کو استعمال کر کے باقی گیارہ مہینے حرام سے بھی رک سکتا ہے۔

ہر وقت یہ تصور کہ اللہ دیکھ رہا ہے:

رمضان کے انتیس تیس دن اللہ جل شانہ روزہ دار کی یہ تربیت فرماتے ہیں کہ وہ ہر وقت یہ تصور کرے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، رمضان میں روزہ دار کئی دفعہ کمرے میں اکیلا بھی ہوتا تھا، فرج میں کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوتی تھیں، پانی پاس موجود ہوتا تھا، اچھی اچھی

چیزیں موجود ہوتی تھیں، پھل موجود ہوتا تھا لیکن روزہ دار اس میں سے کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اگرچہ اس نے روزہ رکھا ہوتا تھا، لیکن کوئی دیکھ تو نہیں رہا تھا، کھا لیتا، پی لیتا، لیکن اگر روزے دار سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں کھایا بند کمرے میں تو وہ چاہے کتنا ہی گیا گزرا گناہ گار ہو وہ کہتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

ایک استاذ نے اپنے شاگردوں کی خشیت الہی کی تربیت کی۔ تو استاذ نے ہر شاگرد کو ایک ایک کبوتر دیا اور شاگردوں سے کہا کہ جاؤ چھپ کر الگ الگ اس کو ذبح کر کے لاؤ اور ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں کوئی نہ دیکھ رہا ہو، تو سارے شاگرد گئے اور الگ الگ چھپ کر اپنے اپنے کبوتر کو ذبح کر کے لے آئے لیکن ایک شاگرد اپنے کبوتر کو ذبح کر کے نہیں لایا، استاذ نے اس ایک بچے کو مصنوعی طریقے سے خوب ڈانٹا اور کہا تمہیں کوئی جگہ نہیں ملی تھی کہ تم اس کو ذبح کر کے لے آتے ایک کام تھا وہ بھی تم کر کے نہیں آئے؟ اس شاگرد نے جواب دیا کہ آپ ہی نے تو فرمایا تھا وہاں ذبح کر کے لانا جہاں کوئی نہ دیکھ رہا ہو میں جہاں بھی جاتا وہاں اللہ دیکھ رہا ہوتا اس لیے زندہ واپس لے آیا ہوں اس استاذ نے فرمایا کہ "ایک پاس باقی فیل ہو گئے"۔

یقین جانے کہ رمضان میں اللہ ہر روزے دار کو یہ کیفیت عطا فرماتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، ورنہ بند کمرے میں کھانے سے اس کو کس نے روکنا تھا، معلوم ہوا اللہ نے اس کو یہ تربیت دی ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

کاش کہ اس تصور کی تربیت کو روزہ دار باقی گیارہ مہینوں میں حرام کاموں سے بچنے کیلئے استعمال کر لے کہ جب حلال کھانا سامنے رکھا ہوا تھا، پھل سامنے رکھا ہوا تھا، اس نے صرف اس وجہ سے بند کمرے میں نہیں کھایا اور نہ ہی پیا کہ اللہ دیکھ رہا ہے چنانچہ اللہ کی طرف سے کی گئی ایک مہینہ کی اس تربیت کو رمضان کے بعد بھی باقی رکھنے کی کوشش کی جائے۔

کھانے پینے میں رمضان کی تربیت کو جاری رکھنا:

اللہ نے رمضان میں انتیس تیس دن تک سحری اور افطاری کے اوقات کے ذریعہ روزہ دار کی دو کھانوں کے دوران وقفہ کرنے کی تربیت کی۔

کتنے لوگ ہیں کہ اس عادت کی وجہ سے ان کے معدے کا نظام ٹھیک ہو گیا، اُن کا بلڈ پریشر اعتدال میں آ گیا، اور اُن کی شوگر کا نظام ٹھیک ہو گیا۔ ڈاکٹر حضرات تو روک ٹوک کر تھک جاتے ہیں، کہ چالیس سال کے اوپر والے حضرات دو کھانوں کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کر لیں۔ یہ انسان وقفہ کرنا بھی سیکھ گیا۔ اب اس عادت کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں تاکہ صحت بھی محفوظ رہے اور انسان خوب عبادت کر سکے اور معاشرے کا مفید فرد بن سکے۔

رمضان میں جو اچھی عادات بن گئی ہیں ان کی حفاظت کرنا:

رمضان المبارک میں عادات بدلی ہیں اچھی عادات بن گئی ہیں بری عادات سے چھٹکارا مل گیا ہے اب ان عادات کو بگڑنے سے بچائے رکھنا، رمضان میں بننے والی وہ اچھی عادات جن عادات کو ہمیں برقرار رکھنا ہے وہ درج ذیل ہیں:

الف۔ جلدی بیدار ہونے کی عادت:

اللہ نے رمضان میں جلدی جاگنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی وجہ سے مسجد میں جماعت کی نماز کی بھی توفیق مل جاتی تھی اور تہجد کی نماز وہ نماز جس کی فضیلت قرآن کریم کی کئی آیات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مبارکہ میں وارد ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (سورة الذاریات: 17، 18)

ترجمہ: وہ رات کے وقت کم سوتے تھے اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا . (سورة الفرقان: آیت 64)

ترجمہ: اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

إِن نَّاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيْلًا (سورة المزمل: 6)

ترجمہ: بے شک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔ چنانچہ رمضان میں اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تو اب اس کو آئندہ زندگی میں باقی رکھنے کو کوشش کرنی چاہیے۔

ب: نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی عادت:

رمضان میں جب نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی عادت بن گئی تو اب اس کو بھی باقی رکھا جائے، کہ نماز کو پابندی سے ادا کرنا ان لوگوں کا وصف ہے جن کو اللہ نے کامیاب قرار دیا ہے اور ان کو جنت کا وارث قرار دیا ہے اور ایک آیت میں ان کیلئے جنت میں اکرام و اعزاز کا وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ کامیاب مؤمنین کی صفات بیان کرتے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(سورة المؤمنون آیت 9-10-11)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ یہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان آیات کی تفسیر میں تفسیر مدارک اور تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو ان کے وقتوں میں، ان کے شرائط و آداب کے ساتھ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔

چنانچہ جب رمضان میں یہ عظیم عادت بن گئی تو انسان کو چاہیے کہ اس کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھے۔

ج. قرآن حکیم کی تلاوت کرنے کی عادت:

رمضان میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے کی عادت بن گئی جس میں اللہ نے انوارات و برکات کے ساتھ بہت بڑا ثواب رکھا ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

لا أقول: أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَا مٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے۔

(سنن الترمذی ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفاً من القرآن ما له من الأجر، حدیث رقم: 2910)

جب اللہ نے رمضان میں اس عظیم عمل کی عادت بنادی تو ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان کے بعد بھی اس کو باقی رکھیں۔

د. جھوٹ، غیبت سے بچنے کی عادت:

رمضان میں جھوٹ، غیبت سے بچنے کی بھی عادت بن جاتی ہے کہ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ غیبت زبان پہ آتے آتے رہ جاتی ہے کہ روزہ ہے کہ کہیں روزہ خراب نہ ہو جائے، اسی طرح کئی مرتبہ کسی بات میں جھوٹ بولنے کی نوبت آتی ہے لیکن انسان یہ سوچ کر جھوٹ سے رک جاتا ہے کہ روزہ ہے کہیں میرے روزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے،

اور یہ دونوں گناہ کبیرہ گناہوں میں سے ہیں، اور قرآن مجید میں ان پر سخت وعید آئی ہے، جھوٹ بولنے والے پر سورہ آل عمران کی آیت 61 میں لعنت کی گئی ہے اور غیبت کرنے کو سورہ حجرات کی آیت 12 میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب اللہ نے رمضان میں ان دونوں کبیرہ گناہوں سے بچنے کی عادت اپنانے کی توفیق عطا فرمادی تو اب ہمیں اس عادت کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا چاہئے۔

ھ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ماننے کی عادت:

اللہ نے رمضان میں ایک عجیب و غریب چیز کی تربیت کی ہے اب اس کو بھی پورے سال میں باقی رکھنے کی کوشش ہو جائے اور وہ ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مان کر چلنے کی تربیت، یہ رمضان میں ہر روزے دار کی بڑی شاندار تربیت ہوئی ہے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانا ہے ورنہ روزہ مکروہ ہو جاتا۔ چنانچہ رمضان میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ماننے کی عادت پڑ گئی ہے اب ہمیں چاہئے کہ ہم اس عادت کو بھی سارا سال باقی رکھیں۔

و۔ دوسروں کو کھلانے کی عادت:

رمضان المبارک میں لوگوں کو روزہ افطار کروا کر دوسروں کو کھلانے کی عادت بن گئی ہے جو کہ بہت بڑا نیکی کا عمل ہے، اللہ جل شانہ

نے بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کی نسبت اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ کا ایک حصہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ فرمائیں گے کہ اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے مجھے نہیں کھلایا وہ کہے گا: اے میرے رب، میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا؟ آپ تو رب العالمین ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا! کیا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر مجھ سے پاتا! اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا تھا تو نے مجھے نہیں پلایا تھا! وہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کو پلاتا؟ آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا اور تو نے اسے نہیں پلاتا کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اگر تو اسے پلاتا تو اس کا اجر مجھ سے پاتا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر: 2569)

چنانچہ اللہ نے رمضان میں ہمیں جو دوسروں کو کھلانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں اس کی عادت ہو گئی ہے تو اس کو رمضان کے بعد بھی باقی رکھنے کی کوشش کی جائے۔

ز۔ دوسروں کو آٹا، راشن وغیرہ دینے کی عادت:

رمضان المبارک میں دوسروں کو آٹا، راشن وغیرہ دینے کی عادت کو ہم نے اپنایا اور آٹا، راشن کے ذریعہ معاشرے کے مسکینوں اور ناداروں کا سہارا بنے ان کی دادرسی کی ان کے ساتھ تعاون کیا جو کہ بہت بڑا عمل ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كربة يوم القيامة، ومن يسر على معسر في الدنيا يسر الله عليه في الدنيا والآخرة. ومن ستر على مسلم في الدنيا ستر الله عليه في الدنيا والآخرة، والله في عون العبد. ما كان العبد في عون أخيه

جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس کی آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (الجامع للترمذی حدیث رقم: 1930)

چنانچہ ہم اس عمل کو صرف رمضان کے ساتھ خاص نہ کریں بلکہ آئندہ بھی اس کو جاری رکھیں۔

ح۔ کانوں، دل اور نگاہ کی حفاظت کی عادت:

جس طرح رمضان میں آنکھ، کان اور دل کو گناہوں کی آلودگی سے بچایا ہے اسی طرح آئندہ رمضان تک ان کو گناہوں سے بچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (سورة بنی اسرائیل: آیت 36)

ترجمہ: بیشک کان، آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اس آیت کی رو سے انسان کی آنکھ جو دیکھتی ہے انسان سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، کان جو سنتے ہیں اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور دل جو کینہ، بغض، نفرت اور عداوت رکھے گا اس کے بارے میں بھی انسان کو جواب دینا ہوگا یہ ذمہ دار ہونگے یہ انسان کا دل یہ بھی ذمہ دار ہوگا، یہ انسان کے کان جو باتیں سنتے ہیں یہ بھی ذمہ دار ہونگے۔ چنانچہ رمضان میں انسان کو اللہ توفیق دیتا ہے اور وہ کئی چیزوں کو صرف اس وجہ سے دیکھنا چھوڑ دیتا ہے کہ رمضان ہے ابھی نہیں دیکھنی، کئی دفعہ گانا اور موسیقی کی طرف رغبت ہوتی ہے لیکن انسان رک جاتا ہے یہ سوچ کر کہ روزہ خراب ہو جائے گا اسی طرح دل میں نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے کینہ، بغض و نفرت کے جذبات ماند پڑ جاتے ہیں اور انسان پر اچھے جذبات کا غلبہ ہوتا ہے، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ رمضان کے بعد بھی ان عادات اور جذبات کو برقرار رکھا جائے۔

ط۔ گناہ کبیرہ نہ کرنے کی عادت:

رمضان میں انسان کی گناہ کبیرہ سے بچنے کی تربیت ہو جاتی ہے اب انسان کو چاہیے کہ اسی عادت کو برقرار رکھے اور جو بڑے بڑے گناہ ہیں ان سے اپنے آپ کو بچائے رکھے، کیونکہ گناہ صغیرہ کو تو اللہ تعالیٰ توبہ کے بغیر مختلف اعمال کی وجہ سے معاف فرما دیتا ہے جیسے وضو کرنے سے ہاتھوں چہرے وغیرہ کے گناہوں کا معاف ہونا حدیث سے ثابت ہے۔

لیکن کبیرہ گناہ توبہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبِيرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا (سورة النساء آیت 31)

ترجمہ: اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو تمہاری چھوٹی برائیوں کا ہم خود کفار کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت جگہ داخل کریں گے۔

اور اگر وہ گناہ کسی انسان کے حق سے متعلق ہو تو پھر اس بندے کا حق ادا کرنا لازم ہے اور اگر حق ادا نہ کر سکے تو اس سے معافی مانگنا لازم ہے اس لیے کہ حقوق العباد توبہ واستغفار سے معاف نہیں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی طرح باقی زندگی عبادات کرنے اور گناہوں سے بچ کر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین